پیامِ قرآن کی پیشکش

کزن میرج

COUSIN MARRIAGE

حلال یا حرام؟

محمد شعیب

پیامِ قرآن کی پیشکش

کزن میرج

حلال یا حرام

محمد شعیب

اس موضوع پہ لکھی جانے والی اپنی نوعیت کی پہلی کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اول

تقریباً دو سال پہلے کی بات ہے جب میں اسلام دشمنوں سے مناظرہ بازی میں الجھا ہوا تھا۔ ان تمام لوگوں کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے اسلام کا خوب مطالعہ کرنے کے بعد اسلام کو چھوڑا ہے اور نام بھی انہوں نے مسلمانوں والے ہی رکھے ہوئے تھے، بعد میں کچھ ایسے واقعات ہوئے جن سے یہ بات کھلی کہ ان میں اکثریت عیسائیوں کی ہے جو مسلمانوں والے نام رکھ کر مسلمانوں کو اسلام سے بد ظن کرنے کی ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص نے مجھے طعنہ دیا کہ مسلمان اپنی بہنوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ میں یہ سن کر پریشان ہو گیا، میں نے پوچھا کہ بھئی کس مسلمان نے اپنی بہن سے شادی کر لی؟ اسلام تو ہمیں اس لڑکی سے بھی شادی کرنے سے منع کرتا ہے جو ہمارے ساتھ دودھ میں شریک رہی ہو۔ تو کہنے لگا کہ مسلمان اپنی کزن سے شادی کر لیتے ہیں جب کہ کزن تو بہن ہوتی ہے۔ یہاں سے میں سمجھ گیا کہ اس "مسلمان" آئی ڈی کے پیچھے ایک عیسائی چھپا بیٹھا ہے۔ خیر میں نے اسے کہا کہ قرآن مسلمانوں کو اپنی کزن کے ساتھ شادی کرنے سے نہیں روکتا۔ تو جواب آیا کہ پھر تو یہ چیز قرآن کو غلط ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کیونکہ سائنسی طور پہ ثابت ہو چکا ہے کہ کزن میرج کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ صحت کے حوالے سے بہت سے مسائل کا شکار ہوتا ہے۔ اس سے عیسائیت کی برتری ثابت ہوتی ہے، جس میں کزن میرج منع ہے۔ اسی لیے امریکہ کی بہت سی ریاستوں میں کزن میرج پہ پابندی ہے۔ میں اس وقت میڈیکل معاملات میں کم معلومات رکھنے کی وجہ سے اس موضوع پہ مزید بات نہ کر سکا اور چپ ہو گیا۔

الحمد اللہ میں appologist نہیں ہوں کہ کوئی اسلام پہ الزام دھرے اور میں بے بس ہو کر اس کے سامنے ڈھیر ہو جاؤں، احادیث کا انکار کر دوں اور قرآن کی ٹیڑھی میڑھی تاویل کر کے "دفاع اسلام" کی کوشش کروں۔ اور نہ ہی تنگ ذہن ہوں کہ اپنے مخالف کی صحیح بات کو بھی قبول نہ کروں۔ لیکن کزن میرج کے معاملے نے مجھے بہت الجھا دیا تھا۔ پھر میں نے اپنے ایک فیس بک کے دوست، جو کہ ڈاکٹر ہیں اور امریکہ میں مقیم ہیں، سے اس بابت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں یہ بات صحیح ہے کہ کزن میرج کے کافی نقصانات ہیں اور امریکہ کی اکثر ریاستوں اور کئی یورپی ممالک میں اس پر پابندی ہے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ پھر قرآن نے کزن میرج کی اجازت

کیوں دی؟ تو انہوں نے مجھے اس معاملے میں خاموش رہنے کو کہا کہ اس کا کوئی مناسب جواز بیان کرنا مشکل ہے اور دوسرے بہت سے ایشو بتائے جن پہ میں "ملحدوں" کو لاجواب کر سکتا تھا۔ پھر میں نے واقعی اس معاملے پہ خاموشی اختیار کر لی۔

کچھ ماہ پہلے کی بات ہے کہ مجھے اس ایشو پر ایک ہنٹ (Hint) ملا، جس نے مجھے دوبارہ اس موضوع پہ سوچنے پر مجبور کر دیا اور پھر جیسے خود بخود رستے کھلتے گئے اور آج میری یہ کاوش آپ کے سامنے ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ میری یہ تصنیف خالص علمی رنگ میں ہو۔ اس لیے کسی قسم کی فتویٰ بازی اور جارحانہ پن سے پرہیز کیا گیا ہے۔ پڑھ کر اپنی رائے سے ضرور آگاہ کیجئے گا۔

محمد شعیب

کزن میرج کیا ہے؟

یہ کتابچہ اگرچہ اردو ہے لیکن اس کا عنوان انگریزی میں اس لیے رکھنا پڑا کہ اردو میں مجھے اس کا مناسب نعم البدل نہیں ملا۔ کزن میرج کا عام مفہوم ہے کہ شادی کرنے والے لڑکا لڑکی کا دودھیال یا ننھیال ایک ہی ہو۔ اس کتاب کا موضوع بنیادی طور پہ فرسٹ کزن میرج ہے، یعنی کیا چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد یا خالہ زاد آپس میں شادی کر سکتے ہیں کہ نہیں؟

چونکہ کتاب مذہبی نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے۔ اس لیے اس میں ان میڈیکل ایشوز کو ڈسکس نہیں کیا گیا جو ان شادیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کو لاحق ہو سکتے ہیں۔ نا ہی ان معاشرتی عوامل کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے جن کے نتیجے میں عیسائیوں میں کزن میرج کو ممنوع سمجھا جاتا ہے۔ البتہ کتاب کے آخر میں کچھ مفید ویب سائٹس کے لنک دے دیے گئے ہیں جہاں پہ وہ ساری معلومات مل سکتی ہیں جن کا اس کتاب میں احاطہ نہیں کیا گیا۔

اسلام اور کزن میرج

اسلام میں کزن میرج پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس طرح کی کوئی بھی چیز قرآن یا حدیث کے نام سے پیش کرنا جس کو بنیاد بنا کر کزن کے ساتھ نکاح کو حرام قرار دیا جاسکے سراسر ایک نیا مذہب ایجاد کرنے کے مترادف ہو گا۔ قرآن نے محرمات کی جو لسٹ ہمیں دی ہے وہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہوتی ہے:

وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٢٣﴾ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۖ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٢٤﴾

(سورۃ النساء، آیات ۲۲ تا ۲۴)

اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ان نکاح مت کرنا (مگر جاہلیت میں) جو ہو چکا (سو ہو چکا) یہ نہایت بے حیائی اور (خدا کی) ناخوشی کی بات تھی۔ اور بہت برا دستور تھا (22) تم پر تمہاری مائیں اور

بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی لڑکیاں جنہیں تم پرورش کرتے (ہو وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی (حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے (23) اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضے میں آجائیں (یہ حکم) خدا نے تم کو لکھ دیا ہے اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کرلو بشرطیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کردو اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بےشک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (24)

ان آیات میں کہیں بھی کوئی ایسا تذکرہ نہیں ہے جس سے پتا چلے کہ اسلام میں کزن کو محرمات میں شامل کیا گیا ہے اوراس سے شادی کرنا حرامکاری کا مرتکب ہونا ہے۔ لیکن اسلام کے خلاف سارے عالمِ کفر کی طرف سے جو علمی یلغار کی جارہی ہے اور جھوٹے اعتراضات اٹھا کر مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کرنے کی جو کوشش جاری ہے وہ اب اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔ اس صورتحال میں کچھ لوگوں نے "دفاعِ اسلام" کی ذمہ داری کچھ اس طرح اٹھائی ہے کہ قرآنی تعلیمات کو مروڑ توڑ کر اس رنگ میں ڈھال دیا جائے جو دشمنانِ اسلام کے لیے قابلِ قبول ہو۔یہی طریق امریکہ میں مقیم ایک صاحب (نام ظاہر نہیں کیا جارہا) نے اپنایا ہے اور "بذریعہ قرآن" یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ فرسٹ کزن کے ساتھ

نکاح کرنا حرام ہے اور محترم نے اسے مسلم دنیا میں محرمات کے ساتھ بدکاری (Incest) کی ایک شکل قرار دیا ہے۔ محترم فرماتے ہیں:

"آپ کا مسلم معاشرے میں انسیسٹ کی طرف توجہ دلانے کا بہت ہی شکریہ۔ جہاں یہودی اور عیسائی معاشرہ میں پہلے کزن بھائی اور بہن، بھائی بہنوں کی طرح سمجھے جاتے ہیں وہاں مسلم معاشرے میں ایسے پہلے کزن بہن بھائی کی شادی عام ہے۔ گو کہ قرآن حکیم میں ایک واضح حکم موجود ہے کہ چچازاد، ماموں زاد، خالہ زادہ، پھوپھی زاد بہنوں سے شادی کی اجازت صرف نبی اکرم کو دی گئی تھی اور یہ کہ یہ اجازت عام مومنوں کو نہیں دی گئی ہے، لیکن عام طور پر مسلمان اس آیت کو تاویل در تاویل کی مدد سے ادھر ادھر کردیتے ہیں، جس کے نتیجے میں پہلے کزن بھائی بہنوں کی شادیاں عام ہیں۔ جہاں یہ ایک کریہہ فعل ہے وہاں مسلم معاشرے اس کریہہ فعل کو خوب پروموٹ کرتے ہیں۔ کچھ مسلم فرقے پہلے کزن بھائی بہنوں کی شادی کو درست قرار نہیں دیتے۔ بہر صورت ایسی شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے عام طور پر عجیب و غریب بچوں کی صورت رکھتے ہیں۔۔ جو ذہنی اور جسمانی دونوں طور پر خراب ہوتے ہیں۔ بہت سی امریکی ریاستوں کا قانون پہلے کزن بھائی بہنوں کی شادی کی اجازت نہیں دیتا۔"

بہرحال بات ہورہی ہے عرب معاشرے کی، جہاں جنسی گھٹن، جذباتی گھٹن اور پھر پہلے لیول کے کزن بہنوں اور بھائیوں کی شادیاں عام ہیں۔ جس کے نتیجے میں بھیانک شکل والے اور کم تر عقل والے بچے بڑھتے جارہے ہیں۔ یہ امریکہ کی حمایت نہیں، یہ تو تاریخ کے دائیں ہاتھ پر کھڑے ہونے والی بات ہے۔"

تو جناب نے دفاع اسلام کی ذمہ داری اس طرح اٹھائی کہ اسلام پر لگا ہوا Incest کا دھبہ دھونے کے لیے قرآن میں سے ہی ایک حکم برآمد کرلیا۔ اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ان صاحب کو یہ حکم کہاں پر نظر آیا کہ آج تک ساری مسلم دنیا

کی اس پہ نظر نہیں پڑی اور عالم اسلام کی کثیر تعداد کزن کے ساتھ شادی کرکے زنا کی مرتکب ہوتی رہی تو ملاحظہ فرمایئے کہ محترم نے یہ حکم کہاں سے برآمد کیا:

"جی آپ نے درست فرمایا کے پہلے کزن بہن بھائی کی شادی ایک بد ترین بلکہ قبیح اور کریہہ عمل ہے۔ قرآن کے ریفرنس کو پڑھ کو اس پر غور کریں۔یہ مبالغہ آمیزی نہیں۔دیکھئے؛ سورۃ 33، آیت 50
اے نبی ہم نے آپ کے لیے آپ کی بیویاں حلال کر دیں جن کے آپ مہر ادا کر چکے ہیں اور وہ عورتیں جو تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ نے آپ کو غنیمت میں دلوادی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کے خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اور اس مسلمان عورت کو بھی جو بلاعوض اپنے کوپیغمبر کو دے دے بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لانا چاہے۔یہ خالص آپ کے لیے ہے نہ کہ اور مسلمانوں کے لیے۔ہمیں معلوم ہے جو کچھ ہم نے مسلمانو ں پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں مقرر کیا ہے تاکہ آپ پر کوئی دِقت نہ رہے اور اللہ معاف کرنے والااور رحم کرنے والا ہے۔"

تو اس طرح جناب نے قرآن کا دفاع کرلیا کہ فرسٹ کزن کے ساتھ شادی کی رسمِ بد تو امتِ مسلمہ کی ذاتی ایجاد ہے اور قرآن نے اس سے منع کیا ہے۔اب ہم موصوف کے پیش کردہ نکات کا تجزیہ کرتے ہیں۔

جناب نے سب سے پہلے تو فرسٹ کزنز کے درمیان ہونے والی شادی کو Incest قرار دیا۔ تو ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ انسیسٹ کی تعریف کیا کی جاتی ہے:

Generally speaking, the closer the genetic relationship between two people, the stronger and more highly charged is the taboo prohibiting or discouraging sexual

relations between them. Thus, sexual intercourse between a father and daughter, a mother and son, or a brother and sister is almost universally forbidden. Sexual relations between an uncle and niece or between an aunt and nephew are also generally taboo, and **relations between first cousins are prohibited as well in some societies**.

(Encyclopaedia Britannica)

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی بیان کردہ تعریف سے ہمیں پتا چلا کہ Incest کے تین درجے ہیں۔

- باپ بیٹی کے درمیان جنسی تعلق، ماں اور بیٹے کے درمیان جنسی تعلق، اور بہن اور بھائی کے درمیان جنسی تعلق۔ یہ تقریباً ہر معاشرے میں ممنوع رہا ہے۔
- چچا اور بھتیجی کا جنسی تعلق، ماموں اور بھانجی، یا بھتیجے اور پھوپھی، بھانجے اور خالہ وغیرہ وغیرہ، ان سب کے درمیان مخصوص تعلق بھی عام طور پہ ممنوع رہا ہے۔ (کہا جاتا ہے کہ یہودی مذہب میں اپنی بھانجی یا بھتیجی سے شادی جائز سمجھی جاتی ہے۔)
- اور تیسرا اور آخری درجہ یہ ہے کہ فرسٹ کزنز کے آپس میں جنسی تعلقات ہوں۔ یہ صرف کچھ معاشروں میں ممنوع سمجھا جاتا ہے۔

اگر ہم قرآن پہ مکمل طور پر ایمان رکھتے ہیں تو ہمیں اس کے احکامات کو بنا کسی تاویل کے ماننا چاہئیے۔ اور قرآن کزن میرج سے بالکل منع نہیں کرتا۔ میں نے شروع میں سورۃ النساء کی آیات پیش کی ہیں، ان میں محرمات کی جو اس لسٹ بیان کی گئی ہے اس کی کسی طور بھی تاویل کرلی جائے، چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد کو ہم محرمات میں شمار کر ہی نہیں سکتے۔ اس لیے موصوف نے اس طرف سے آنکھیں بند کر کے سورہ الاحزاب کی آیت 50 پر ہاتھ صاف کیے ہیں۔ تو

دیکھتے ہیں کہ اس آیت کا اصل موضوع کیا ہے۔ اور کس بنیاد پہ اسکی تاویل بالباطل کر کے کزن میرج کو حرام قرار دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٠﴾

اے پیغمبر ہم نے تمہارے لئے تمہاری بیویاں جن کو تم نے ان کے مہر دے دیئے ہیں حلال کردی ہیں اور تمہاری لونڈیاں جو خدا نے تم کو (کفار سے بطور مال غنیمت) دلوائی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ کر آئی ہیں (سب حلال ہیں) اور کوئی مومن عورت اگر اپنے تیئں پیغمبر کو بخش دے (یعنی مہر لینے کے بغیر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبر بھی ان سے نکاح کرنا چاہیں (وہ بھی حلال ہے لیکن) یہ اجازت (اے محمد ﷺ) خاص تم ہی کو ہے سب مسلمانوں کو نہیں۔ ہم نے ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جو (مہر واجب الادا) مقرر کردیا ہے ہم کو معلوم ہے (یہ) اس لئے (کیا گیا ہے) کہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہ رہے۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت کے صرف اس حکم [اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ کر آئی ہیں (سب حلال ہیں)] کے متعلق ہم بحث کریں گے جس میں نبی پاک ﷺ کی رشتہ دار خواتین (First cousins) سے شادی کے بارے بیان ہے۔

یہاں سب سے پہلے مجھے موصوف کے مؤقف پہ یہ اعتراض ہے کہ جناب نے پہلے تو کزن میرج کو Incest قرار دیا ہے اور پھر اس آیت کی بنیاد پہ فیصلہ سنا دیا ہے کہ صرف نبی پاک ﷺ کو اپنی کزنز سے شادی کی اجازت ہے، یعنی نعوذ باللہ امت کو تو Incest جیسی بدترین حرام کاری سے بچا لیا گیا لیکن پیغمبر ﷺ کو اس میں مبتلا ہونے کی اجازت دے دی گئی۔ اللہ پاک ہمیں ایسے لوگوں سے بچائے جو اسلام کو مصنوعی طور پر دینِ فطرت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسا صرف بد فطرت لوگوں کو خوش کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

قرآن کا حکم بالکل واضح ہے اور آپ ﷺ کی کزنز کا ذکر کرنے سے مقصود یہ تھا کہ آپ پر ایسی قید لگائی جا رہی تھی جو کہ دوسرے مسلمانوں پر نہیں تھی۔ جیسا کہ سورہ النساء سے ثابت ہو چکا ہے کہ کزنز کو اللہ پاک نے محرمات میں شامل نہیں کیا اور عام مسلمان کو اپنی فرسٹ کزن، سیکنڈ کزن یا جو بھی عورت محرمات کی لسٹ میں شامل نہیں ہے، سے نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پابند کر دیا کہ آپ صرف ان کزنز سے شادی کر سکتے ہیں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ ساتھ ہجرت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جنہوں نے آپ کے مشن میں آپ کا ساتھ دیا اور اسلام قبول کر کے مکہ سے مدینہ ہجرت کی ورنہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ سفر ہجرت میں صرف حضرت ابو بکر صدیقؓ آپ کے ساتھ تھے۔ مولانا مودودی صاحب آیت کے اس حصے کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

آپؐ کی چچا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد بہنوں میں سے وہ خواتین جنہوں نے ہجرت میں آپؐ کا ساتھ دیا ہو۔ آیت میں آپؐ کے ساتھ "ہجرت کرنے" کا جو ذکر آیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سفر میں آپؐ کے ساتھ رہی ہوں، بلکہ یہ تھا کہ وہ بھی اسلام کی خاطر راہِ خدا میں ہجرت کر چکی ہوں۔ حضورؐ کو اختیار دیا گیا کہ اِن رشتہ دار مہاجر خواتین میں سے بھی آپؐ جس سے چاہیں نکاح کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس اجازت کے مطابق آپؐ نے ۷ھ میں حضرت اُمّ حبیبہؓ سے نکاح فرمایا۔ (ضمناً اس آیت میں یہ صراحت بھی ہے کہ چچا، ماموں، پھوپھی اور خالہ کی بیٹیاں ایک مسلمان کے لیے حلال ہیں۔ اس معاملہ میں اسلامی شریعت عیسائی اور یہودی، دونوں مذہبوں سے مختلف ہے۔ عیسائیوں کے ہاں کسی ایسی عورت سے

نکاح نہیں ہو سکتا جس سے سات پشت تک مرد کا نسب ملتا ہو۔ اور یہودیوں کے ہاں سگی بھانجی اور بھتیجی تک سے نکاح جائز ہے)۔ (تفہیم القرآن از مولانا مودودی)

اس مؤقف کی تصدیق جامع ترمذی کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے, جس میں نبی پاک ﷺ کے چچا کی بیٹی ام ہانیؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ اسی آیت کی بنیاد پہ نبی پاک ﷺ کے لیے حلال نہیں ہیں۔

عبد بن حمید، عبیداللہ بن موسی، اسرائیل، سدی، ابو صالح، حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پیغام نکاح بھیجا تو میں نے معذوری ظاہر کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا عذر قبول کر لیا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی (اِنَّاۤ اَحۡلَلۡنَا لَكَ اَزۡوَاجَكَ الّٰتِىۡۤ اٰتَيۡتَ اُجُوۡرَهُنَّ وَمَا مَلَـكَتۡ يَمِيۡنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِىۡ هَاجَرۡنَ مَعَكَ وَامۡرَاَةً مُّؤۡمِنَةً اِنۡ وَّهَبَتۡ نَفۡسَهَا لِلنَّبِىِّ) 33۔الاحزاب: 50) (اے نبی ہم نے حلال رکھیں تجھ پر تیری عورتیں جن کے مہر تو دے چکا ہے اور جو مال ہو تیرے ہاتھ کا، جو ہاتھ لگا دے تیرے اللہ (یعنی لونڈیاں) اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے وطن چھوڑا تیرے ساتھ۔) حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ اسطرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال نہیں رہی کیونکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی اور ان لوگوں میں سے تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔[جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1161]

آیت میں تو یہ تخصیص کی جا رہی ہے کہ آپ ﷺ اپنی کزنوں میں سے کن کے ساتھ شادی کر سکتے ہیں اور موصوف نے اس میں سے یہ نرالی منطق نکال لی کہ صرف نبی پاک ﷺ کو کزن میرج کی اجازت تھی اور امت پر یہ حرام ہے، اس طرح نعوذ باللہ امت کو بچانے کے لیے اور عیسائی مؤقف کو سچا ثابت کرنے کے لیے نبی پاک ﷺ کو Incest میں مبتلا کر دیا گیا کیوں کہ موصوف فیصلہ پہلے ہی دے چکے ہیں کہ کزن میرج انسیسٹ کی ہی ایک شکل ہے۔ اور یہ حکم بطورِ خاص اللہ تعالیٰ نے صرف آپ کے لیے نازل کیا۔

کیا عیسائیت میں کزن میرج منع ہے؟

عیسائی اس طرح بڑھ چڑھ کر مسلمانوں پہ کزن میرج کے حوالے سے تنقید کرتے ہیں اور ان کے خلاف بہن سے شادی کرنے کا فتویٰ لگاتے ہیں کہ میں سمجھتا تھا کہ واقعی شاید بائبل میں اس بارے کوئی قطعی حکم موجود ہے جس کے تحت چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی وغیرہ کی بیٹیوں سے نکاح حرام ہے۔ لیکن حیرت انگیز طور پر مجھے ایسی کوئی آیت نہیں ملی۔ اور امریکی ریاستوں میں کزن میرج پہ جو پابندی عاید کی گئی ہے اس کے پیچھے مذہبی نہیں طبّی و معاشرتی وجوہات ہیں۔ سب پہلے میں بائبل کی وہ آیات پیش کرتا ہوں جن کو بنیاد بنا کر کزن کو محرم میں شمار کیا جاتا ہے اور اس سے جنسی تعلقات Incest کرنے کے برابر سمجھے جاتے ہیں:

تُم میں سے کوئی اپنی کِسی قریبی رشتہ دار کے پاس اُس کے بدن کو بے پردہ کرنے کے لِئے نہ جائے۔ مَیں خُداوند ہُوں۔

تُو اپنی ماں کے بدن کو جو تیرے باپ کا بدن ہے بے پردہ نہ کرنا، کیُونکہ وہ تیری ماں ہے۔ تُو اُس کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔

تُو اپنے باپ کی بیوی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیُونکہ وہ تیرے باپ کا بدن ہے۔

تُو اپنی بہن کے بدن کو چاہے وہ تیرے باپ کی بیٹی ہو چاہے تیری ماں کی اور خواہ وہ گھر میں پَیدا ہُوئی ہو خواہ اَور کہیں بے پردہ نہ کرنا۔

تُو اپنی پوتی یا نواسی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیُونکہ اُن کا بدن تو تیرا ہی بدن ہے۔

تیرے باپ کی بیوی کی بیٹی جو تیرے باپ سے پَیدا ہُوئی تیری بہن ہے۔ تُو اُس کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔

تُو اپنی پھُوپھی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیُونکہ وہ تیرے باپ کی قریبی رشتہ دار ہے۔

تُو اپنی خالہ کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیُونکہ وہ تیری ماں کی قریبی رشتہ دار ہے۔

تُو اپنے باپ کے بھائی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا یعنی اُس کی بیوی کے پاس نہ جانا۔ وہ تیری چچی ہے۔

تُو اپنی بہُو کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔ کیُونکہ وہ تیرے بیٹے کی بیوی ہے۔ سو تُو اُس کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔

تُو اپنی بھاوج کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیُونکہ وہ تیرے بھائی کا بدن ہے۔

تُو کِسی عورت اور اُس کی بیٹی دونوں کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا اور نہ تُو اُس عورت کی پوتی یا نواسی سے بیاہ کر کے اُن میں سے کِسی کے بدن کو بے پردہ کرنا کیُونکہ وہ دونوں اُس عورت کی قریبی رِشتہ دار ہیں۔ یہ بڑی خباثت ہے۔

تُو اپنی سالی سے بیاہ کر کے اُسے اپنی بیوی کی سَوکن نہ بنانا کہ دُوسری کے جِیتے جی اِس کے بدن کو بھی بے پردہ کرے۔

(احبار، باب:18، آیات:6 تا 18)

ان تمام آیات میں ہمیں کزن میرج پہ پابندی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اور پھر یہ آیات عہد نامہ قدیم کی ہیں جو حضرت موسیٰؑ کی طرف منسوب ہے لیکن یہود نے کبھی ان آیات کو بنیاد بنا کر کزنز کو محرمات میں شمار نہیں کیا بلکہ انہی احکامات کی بنا پر وہ اپنی بھانجیوں اور بھتیجیوں سے شادی کر لیتے ہیں اور ہم پڑھ آئے ہیں کہ یہ عمل بھی Incest میں شمار کیا جاتا ہے۔ عیسائیت میں کزن میرج پہ پابندی نہیں ہے یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ بائیبل میں اس بارے کوئی حکم موجود نہیں ہے۔ یہ صرف ایک رواج ہے جو کیتھولک چرچ نے عوام پہ مسلط کیا ہے اور اس کا برائی ہونا عوام میں ذہنوں میں راسخ کر دیا ہے۔ اور اس کی تاویل کے لیے عام طور پہ احبار، باب:18، آیت 6 (تُم میں سے کوئی اپنی کِسی قریبی رشتہ دار کے پاس اُس کے بدن کو بے پردہ کرنے کے لئے نہ جائے۔ مَیں خُداوند ہُوں۔) کو پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ قریبی رشتہ دار میں کزن بھی آجاتی ہے۔ جبکہ یہ تاویل بالکل باطل ہے۔ احبار کی جو آیات میں نے پیش کی ہیں ان کو پڑھنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آیات 7 تا 18 تک ان خواتین کی تفصیل ہے جن کو آیت چھ میں " قریبی رشتہ دار" کہہ کر پکارا گیا ہے۔ ورنہ ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ یہ سب خواتین قریبی رشتہ داروں شمار نہیں ہوتیں۔

خود عیسائیوں کے اندر بھی اس معاملے پہ اتنے اختلافات پائے جاتے ہیں کہ کم از کم وہ مسلمانوں کو طعنہ نہیں دے سکتے کہ فرسٹ کزن سے شادی کر کے وہ Incest کے مرتکب ہوتے ہیں، اور قرآن اس "غلط" کام کی اجازت دیتا ہے اس لیے اس کا الہامی کتاب ہونا مشکوک ہے۔

بائبل کے اندر کزن میرج کی لا تعداد مثالیں درج ہیں لیکن ان سب سے صرفِ نظر کرتے ہوئے میں اس پہ اکتفا کرتا ہوں کہ حضرت مریمؑ کے شوہر یوسف نجار ان کے چچازاد تھے۔

(کیتھولک انسائیکلوپیڈیا: www.newadvent.org/cathen/07204b.htm)

ایک پروٹیسٹنٹ ویب سائٹ کے مطابق:

Only in the twentieth century has this form of union become a taboo. We even had a President who married a cousin.

(www.abecedarian.org/Pages/Lineage.htm)

بیسویں صدی کے اندر اسے (کزن میرج) کو ممنوع سمجھنے کا رواج ہوا ہے۔ حالانکہ خود ہمارے ایک صدر صاحب نے اپنی کزن سے شادی کی تھی۔

کزن میرج کے نقصانات؛ طبّی نقطہ نظر سے

کئی پشتوں تک ایک ہی نسل کے لوگ اپنے کزنز سے شادی کرتے رہیں تو کمزور جینز کے غالب ہونے کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔اسکی مثال اس طرح ہے کہ اگر جینز میں دس نسل پہلے کسی ایک کو دل کی خرابی کا مرض لاحق تھا تو مسلسل دس نسلوں تک آپس میں شادی کے نتیجے میں دل کی خرابی کے امکانات بڑھتے چلے جائیں گے۔کیونکہ ہر جین کے اندر اسکا پیغام چھپا ہوگا۔ جسکی فریکوئینسی بڑھنے سے وہ زیادہ ہوتا چلا جائیگا۔

ایک ریسرچ کے ذریعے یہ بات واضح کی جا چکی ہے کہ جتنا کزن میرج کو دہرایا جاتا ہے اتنا ہی بچوں میں جسمانی کمزوریاں اور دماغی صلاحیتیں کم ہونے کا اندیشہ بڑھتا رہتا ہے۔اور اسکی مثال وہ اس طرح دیتے ہیں کہ یہ اثر اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے جتنا کہ بیالیس سال کی عمر کے بعد کسی خاتون کے پیدا ہونے والے بچے میں کسی بھی قسم کی خرابی یا معذوری کا ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

(Excerpted from: anqasha.blogspot.com/2010/04/blog-post_22.html)

چونکہ یہ کتاب مذہبی نقطہ نظر سے لکھ رہا ہوں اس لیے یہاں صرف اختصار کے ساتھ کزن میرج کے مضمرات درج کر دیے ہیں۔ کزن میرج کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کو کون کون سی طبی پیچیدگیوں کا سامنا ہو سکتا ہے، اس کے متعلق قارئین اپنے فزیشن سے معلومات لے سکتے ہیں یا پھر کسی متعلقہ ویب سائٹ کو وزٹ کر سکتے ہیں۔

تصویر کا دوسرا رخ

کزن میرج کے نقصانات کے بارے میں سنجیدہ بحث انیسویں صدی میں چارلس ڈارون کے اس جملے کی وجہ سے شروع ہوئی تھی:

marriage between near relations is likewise in some way injurious.

اسی طرح قریبی رشتہ داروں کے درمیان شادی بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔

(Darwin, *On the Various Contrivances by which British and Foreign Orchids are Fertilized by Insects, and on the Good Effects of Intercrossing (London, 1862), p. 360).*

لیکن خود چارلس ڈارون نے اپنی کزن سے شادی کی تھی۔ اور اس جوڑے کا شمار ان مشہور جوڑوں میں ہوتا ہے جن کا حوالہ کزن میرج کے حمایتی اپنی تحریروں میں دیتے ہیں۔ اور اہم بات یہ ہے کہ اسی کتاب کے 1977 میں شائع ہونے والے ایڈیشن میں سے یہ جملہ ڈارون نے حذف کروادیا تھا۔

تب سے آج تک یہ موضوع متنازعہ رہا ہے۔ جب پر بھی کزن میرج کے نقصان دہ اثرات کے بارے بات کی جائے تو کچھ لوگ اس کی حمایت کریں گے اور کچھ اسکی مخالفت کریں گے اور اپنے مشاہدات پیش کریں گے کہ ہمارے خاندان میں تو ہوتی ہی کزن میرج ہے لیکن کوئی بچہ ابنارمل یا بیمار پیدا نہیں ہوتا۔

امریکہ کی آدھی ریاستوں میں کزن میرج پہ پابندی ہے لیکن یہ پابندی مذہبی بنیادوں پہ نہیں ہے بلکہ طبی بنیادوں پہ ہے کیونکہ کچھ ریاستوں میں اگر جوڑا بچے پیدا نہ کرنے کی گارنٹی دے تو انہیں شادی کی اجازت مل جاتی ہے۔ اسی طرح اگر شادی سے پہلے ضروری ٹیسٹ کروالیے جائیں اور یہ ثابت ہو جائے کہ پیدا ہونے والے بچے کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ تو بھی شادی کی اجازت مل جاتی ہے۔ امریکہ کی چھبیس ریاستوں میں کزن میرج پہ قانونی پابندی نہیں ہے۔ کینیڈا، برطانیہ اور یورپ میں بھی کزن میرج کی اجازت ہے۔ اگرچہ برطانیہ میں اس پہ پابندی لگوانے کی کافی کوششیں ہوئی ہیں۔

کزن میرج پہ پابندی کے مخالفین کا کہنا ہے کہ مان لیا کہ کزن میرج کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کو صحت کے حوالے سے مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے لیکن یہ امکانات اتنے زیادہ بھی نہیں ہوتے کہ ان کو بنیاد بنا کر کزن میرج پہ پابندی ہی لگادی جائے۔ اس چیز کو ایک چارٹ کے ذریعے بھی دکھایا گیا ہے کہ کئی صورتیں ایسی ہیں جن میں پیدا ہونے والے بچے اس سے زیادہ بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں تو صرف کزن میرج پہ پابندی چہ معنیٰ؟

Risk of Infant Health Problems & Birth Disorders Resulting From Outside Influences

Copyright 2001 Christie A Smith

	First Cousins	Cigarette Smokers	Cocaine Users	Pot Smokers	Alcohol Drinkers	Physical Abuse	Teens
% of pregnancies	0.1	20.4	1.1	2.9	18.8	19	25
% of risk increase	1.5	2.5	15	10	9	9	9
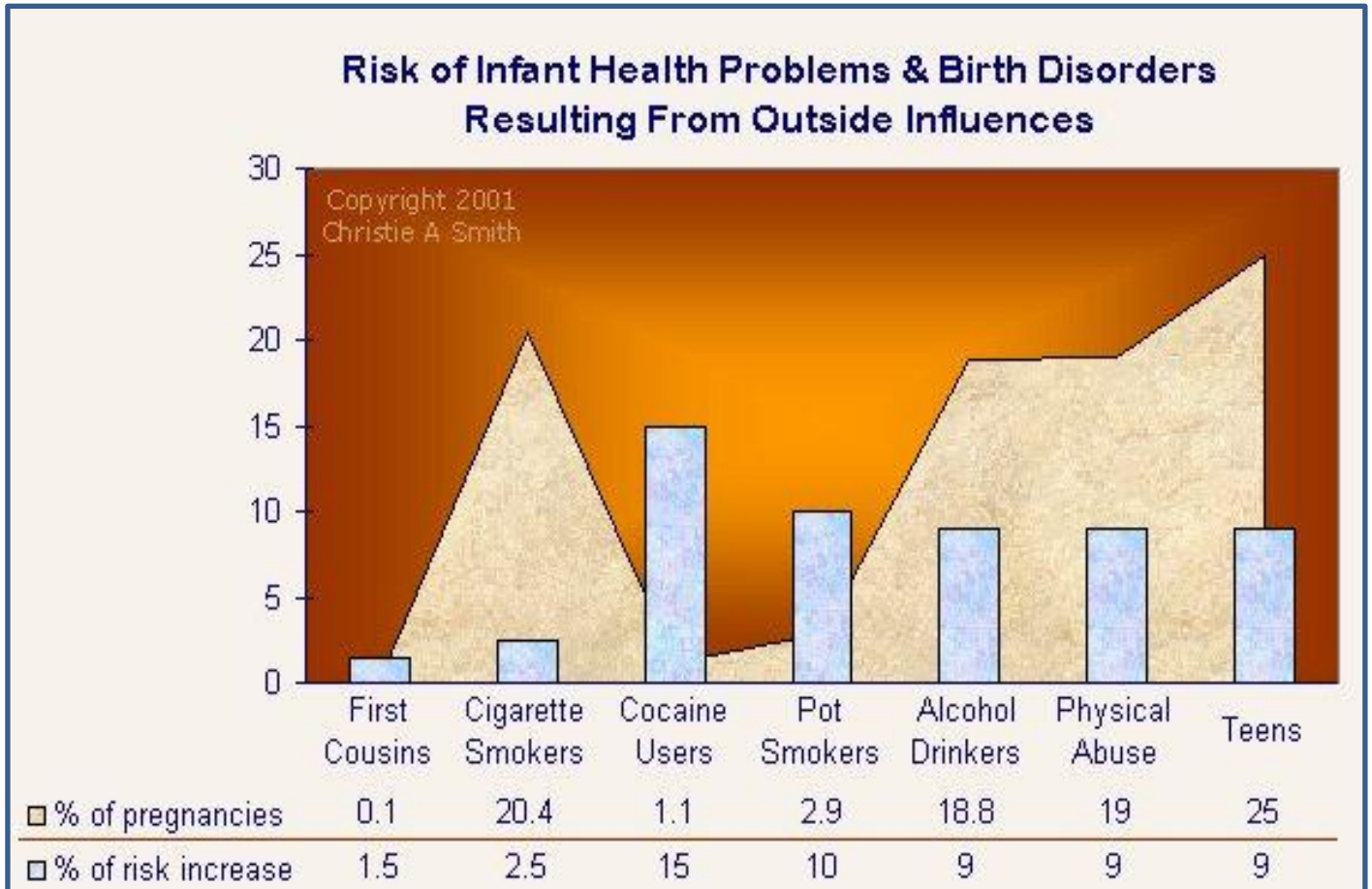
کزن میرج کے نقصانات؛ ہمارے اسلاف لا علم نہیں تھے۔

ہمارے اسلاف کزن میرج کے نقصان دہ اثرات سے بے خبر نہیں تھے۔ یورپ میں تو یہ بحث چارلس ڈارون کے دور میں شروع ہوئی لیکن عرب صدیوں پہلے اس کے مضر اثرات سے واقف تھے لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ ضروری نہیں کہ یہ مضر اثرات پیدا ہونے والے بچے میں لازمی طور پہ وقوع پذیر ہوں۔ اس لیے اسلام میں کزن میرج پہ پابندی نہیں لگائی گئی اور نہ ہی کچھ عورتوں سے شادی پہ پابندی لگانے کا مقصد پیدا ہونے والی اولاد کو بیماریوں سے بچانا تھا بلکہ یہ اللہ پاک کی خاص حکمت ہے جس کے تحت اس نے ہمیں اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں، بھتیجیوں، بھانجیوں، ساس، سالیوں، سوتیلی ماؤں اور سوتیلے بہن بھائیوں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ورنہ اگر ایک شخص دو بہنوں سے نکاح کر لے تو ان سے پیدا ہونے والی اولاد کو کوئی طبی مسائل درپیش نہیں ہوں گے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی بانجھ ماں یا بہن سے یہ کہہ کر شادی کر لے کہ چونکہ اولاد پیدا ہونے کا کوئی ایشو نہیں ہے اس لیے اب میری ان محرمات سے شادی جائز ہے۔

تو ثابت ہوا کہ کزن میرج کے نتیجے میں بیمار یا ابنارمل اولاد کا پیدا ہونا ایک معاشرتی ایشو ہے اور اسے اسی نظر سے دیکھنا چاہئیے۔ اس بات کو لے کر اسلام پہ انگلی اٹھانا ایک بالکل غلط رویہ ہے۔ ابنارمل یا بیمار اولاد غیر خاندان میں شادی کے نتیجے میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور سائنس بھی یہی کہتے ہیں کہ لازم نہیں کہ کزن میرج کے نتیجے میں لاغر و ابنارمل بچے ہی پیدا ہوں ہاں البتہ امکانات کچھ زیادہ ہو جاتے ہیں۔

مجھے دورانِ مطالعہ بہت سے ایسے حوالے ملے جن سے پتا چلا کہ اسلام میں کزن میرج کے رجحان کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا ریفرنس ایک عربی لغت "المنجد" سے ملا جس میں ایک محاورہ دیا گیا تھا۔

النزائع لا القرائب

دور کی عورتوں سے نکاح کرو نہ کہ اقارب کی عورتوں سے۔

پھر مزید کتب سے موضوع کے بارے معلومات ملیں جو آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں:

لَا تَكُونَ مِنَ الْقَرَابَةِ الْقَرِيبَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ يقلل الشهوة قال صلى الله عليه وسلم لا تنكحوا القرابة القريبة فإن الولد يخلق ضاوياً

اور قریبی اعزہ سے شادی نہ کرو کیونکہ رشتہ دار عورتوں کے معاملے میں شہوت کم ہوتی ہے۔ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ قریبی رشتہ داروں میں نکاح مت کرو کہ اس کے نتیجے میں اولاد ضعیف پیدا ہو گی۔

(امام غزالی، کیمیائے سعادت، احیاء علوم الدین)

لعمر بن الخطاب فی تزويج المرأة فی غير عشيرتها حدّثنا الرياشىّ أو رجل عنه قال: حدّثنا أبو عاصم عن عبد اللّه بن مؤمل عن ابن أبی مليكة أن عمر رحمه الله قال: يا بنی السائب، إنكم قد أضويتم فانكحوا فی النزائع.

حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے بنی السائب! تم بیماریوں کا شکار ہوتے ہو تو (اس سے بچنے کے لیے) خاندان سے باہر شادیاں کرو۔

(عیون الاخبار از ابو قتیبہ الدینوری، تلخیص الحبیر از ابن حجر عسقلانی، کنز العمال)

عَنْ الشَّافِعِيّ قَالَ: أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ لَمْ تَخْرُجْ نِسَاؤُهُمْ إِلَى رِجَالٍ غَيْرِهِمْ، كَانَ فِي أَوْلَادِهِمْ حُمْقٌ

جو خاندان والے بھی اپنی عورتوں کی غیر مردوں سے (یعنی خاندان سے باہر) شادی نہیں کرتے تو ان کی اولاد ضعیف العقل (Abnormal) ہوتی ہے۔

(التلخیص الحبیر از ابن حجر عسقلانی)

اور بھی بہت سے حوالے ہیں لیکن طوالت کے خوف سے انہیں نقل نہیں کر رہا کہ ہمارے اسلاف میں یقیناً اس بات کا ادراک تھا کہ مسلسل خاندانی شادیاں بیمایوں کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ اس لیے وہ لوگوں کو ابھارتے تھے کہ وہ شادی کے لیے خاندان سے باہر بھی دیکھیں۔

آج جب کہ خود امریکہ میں کزن میرج پہ پابندی کے خلاف آوازیں اٹھ رہی ہیں، جناب طاہر القادری صاحب نے کوشش کی ہے کہ روایات کی بنا پر یہ ثابت کریں کہ کزن میرج اسلام میں ممنوع ہے۔ لیکن یہ صرف یورپ اور امریکہ کو خوش کرنے کی ایک کوشش اور ذہنی مرعوبیت کی علامت ہے۔ کیونکہ خود نبی پاک ﷺ نے اپنی پھوپھی کی بیٹی حضرت زینب بنتِ جحش سے شادی کی۔ حضرت علیؓ بھی نبی پاک ﷺ کے چچازاد تھے جن کے نکاح میں آپ ﷺ نے اپنی دختر سیدہ فاطمہؓ کو دیا، اور حضرت عمرؓ زوجہ حضرت عاتکہؓ بنت زید بھی ان کی کزن تھیں۔ خود اہلِ بیتؓ میں بھی بہت سی شادیاں ہوئیں جو کزن میرج کے زمرے میں آتی ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو روایات میں نے شروع میں پیش کی ہیں، ان میں خاندانی شادیوں کی حوصلہ شکنی صرف پیدا ہونے والے بچے کی صحت کو لاحق خدشات دور کرنے کی خاطر کی گئی ہے، کوئی شرعی قباحت اس زمرے میں نہیں ہے۔

حرفِ آخر

پس یہ ثابت ہوا کہ یہودیت ،عیسائیت، یا اسلام میں کزن میرج پہ کوئی مذہبی یا شرعی پابندی نہیں ہے۔ اگر کوئی اسے ممنوع سمجھتا ہے تو زیادہ سے زیادہ اسے ایک رواج کہا جاسکتا ہے۔ غرض مذہبی بنیادوں پہ اسلام کی طرف اس معاملے میں انگلی نہیں اٹھائی جاسکتی۔

البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ کزن میرج کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد ضعیف، ذہنی پسماندہ یا موروثی بیماریوں کا شکار ہوسکتی ہے۔ تاہم اس کا امکان بھی صرف اس صورت میں بڑھتا ہے جب کسی خاندان میں طویل عرصے تک آپس میں شادیاں ہوتی رہیں۔ اس رجحان کے مضمرات اور اس کی حوصلہ شکنی کے متعلق واضح مذہبی ہدایات اسلام میں موجود ہیں۔

اگر کوئی شخص کزن میرج کے نقصانات بیان کرے تو اسے اسلام پہ حملہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ اس معاملے میں بھی اسی طرح احتیاط کی ضرورت ہے جس طرح ہم عام بیماریوں سے بچنے کے لیے احتیاط کرتے ہیں۔ اور آج کل تو ایسے ٹیسٹ دستیاب ہیں جن کے ذریعے کسی بھی جوڑے کے خون کی جانچ کرکے یہ پتا چلایا جاسکتا ہے کہ اس شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد کو کن طبی مسائل کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ اور کئی مسلمان ممالک میں بھی شادی سے پہلے ایسے ٹیسٹ کرانے کی پابندی نافذ ہوچکی ہے۔

رشتے مضبوط کرنے کے لیے خاندان میں بھی شادیاں کیجئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ خاندان سے باہر بھی نظر دوڑانا لازمی ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف قرابت داری بڑھتی ہے بلکہ معاشرے میں ہم آہنگی، یگانگت اور بھائی چارہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور نئی نسل میں صحت مند خون کا بھی اضافہ ہوتا ہے جو کہ معاشرے کی بقا کے لیے نہایت ضروری ہے۔

Useful Links:

- www.cousincouples.com
- www.wired.com/wiredscience/2008/12/cousinmarriage/
- http://en.wikipedia.org/wiki/Cousin_marriage
- http://wikiislam.net/wiki/Cousin_Marriage_in_Islam

پیامِ قرآن

The Message of Quran

www.facebook.com/payamequran